پردہ۔ حد بندی یا حفاظت؟

احمد عالمی،
ڈپٹی کلچرل کاؤنسلر۔ایران

حجاب سے متعلق ایک سوال جو عام طور پر لوگوں کے ذہن میں آتا ہے یہ ہے کہ یہ انسان کو محدود کرتا ہے یا محفوظ؟اس لحاظ سے اس سوال کے دو پہلو ہیں پہلا یہ ہے کہ کیاپردہ قید وبند اور محدودیت ہے اور دوسرا یہ کہ کیاپردہ تحفظ وجود میں لاتا ہے؟

ہم پہلے سوال کے جواب سے اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہیں چنانچہ اس سلسلے میں پہلے یہ وضاحت ضروری ہے کہ محدودیت سے کیامراد ہے؟ اگر محدودیت سے مراد فرد کا کسی خاص لباس کو پہننا یا نامحرموں سے اپنے اعضا وجوارح کو چھپانا ہے تو بیشک پردہ، پابندیوں کا نام ہے مگر ایسی پابندی جو انسان کو پابند بناتی ہے اور معاشرہ کے دیگر افراد کے لئے ایک طرح کا نفسیاتی سکون اور آزادی کا احساس اجاگر کرتی ہے۔ چنانچہ ایسے بہت سے افراد جو پردہ اور حجاب کے مخالف ہیں اور اسے ایک طرح کی قید مانتے ہیں وہ اس بات کے معترف ہیں کہ حجاب باوجود اس کے کہ انسان کو کچھ جہتوں سے محدود کردیتا ہے مگر اس کے نتائج انتہائی مفید ہیں اور اس کے مقابل اس محدودیت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

دوسری طرف یہ بات بھی ملحوظ خاطر ہونی چاہئے کہ انسان دیگر بہت سے مسائل کے لحاظ سے محدود ہیں اور وہ اس محدودیت کا اقرار کرتے ہوئے اس کی قدر بھی کرتے ہیں جیسے کہ دوسروں کے مال کو چوری نہ کرنا، یا بغیر اجازت کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا یا دوسروں کے حقوق کی رعایت، بہت سی محدودیتوں اور پابندیوں کے اسباب فراہم کرتی ہے کہ جنہیں سبھی پسندیدہ اور مستحسن قرار دیتے ہیں۔ بنابریں، صرف پردہ نہیں ہے جو اس طرح کی پابندیاں وجود میں لاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ سماجیات کے قائل لوگوں کی سماجی زندگی میں گوناگوں محدودیتیں وجود میں آتی ہیں جو کہ سبھی لوگوں کے لئے گرانقدر اور مفید ہیں۔ پردہ بھی گھر کی چار دیواری کی طرح ایک حد بندی ہے، جس گھر میں صاحب خانہ کی جتنی اہم اشیاء رکھی ہوتی ہیں اس کے در و دیوار اتنے ہی بلند و مضبوط ہوتے ہیں۔ حجاب وہ دیوار یا ایسا محاصرہ ہے جس سے ہر شخص عورت کے حسن وزیبائی سے بہرہ مند نہ ہوسکے چنانچہ اس بات کے پیش نظر کہ وجود زن، انسانی برادری کے لئے دلکش ہی نہیں بلکہ بقائے نسل انسانی کی ضامن ہے، اس کے حفاظتی بندوبست بھی مضبوط

اور مستحکم ہونے چاہئے۔ لہٰذا حجاب ایسی حد بندی ہے جو خواتین کو تحفظ کے اسباب فراہم کرتا ہے اور یہی دوسرے سوال کا جواب بھی ہے۔

حجاب۔ادیان الٰہی میں

دین اسلام کی تعلیمات واحکام میں حجاب، عورت کی نامحرموں کے مقابل ستر پوشی کا نام ہے۔ دیگر آسمانی اور الٰہی ادیان منجملہ زرتشتی اور عیسائیت ویہودیت وغیرہ میں بھی معمولی تبدیلیوں کے ساتھ حجاب کا یہی تصور پایا جاتا ہے۔

حجاب۔زرتشت کے احکام کی رو سے

ساسانی دور میں جو نبوت زرتشت کے بعد کا زمانہ ہے، سرتاپا حجاب کے علاوہ چہرہ چھپانا، باوقار وصاحب حیثیت خواتین کا معمول تھا۔ ویل ڈورینٹ کے مطابق، داریوش کے عہد کے بعد تک معاشرہ کی اعلیٰ طبقہ کی خواتین کو اس کی اجازت نہیں تھی کہ بغیر سائبان والی ڈولی نما تخت کے گھر سے باہر نکلیں اور قطعی طور پر یہ حق نہیں تھا کہ وہ اعلانیہ طور پر مردوں کے ساتھ رفت وآمد کریں۔ شادی شدہ خواتین کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ کسی مرد حتی اپنے باپ اور بھائی کو بھی دیکھ سکیں۔ ایران قدیم سے متعلق تصاویر میں کسی بھی عورت کا چہرہ دکھائی نہیں دیتا اور نہ ہی ان کے ناموں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

حجاب۔یہودی آئین کی رو سے

قوم یہود میں حجاب کے رواج سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مورخین نے یہودیوں میں حجاب کے رائج ہونے کے علاوہ اس سلسلے میں پائی جانے والی شدت اور انتہاپسندی کے موارد بھی شمار کرائے ہیں۔ "حجاب در اسلام" نامی کتاب میں ذکر ہے کہ: عربوں میں عورتوں کے حوالے سے سرتاپا چھپانے والے لباس کا تصور نہ تھا، یہ اسلام کی دین ہے مگر اسی زمانے میں غیر عرب اقوام میں مذکورہ پردہ شدت کے ساتھ رائج تھا۔ ایران ودیگر یہود اور یہود سے فکری نزدیکی رکھنے والی اقوام میں پردہ اس پردہ سے شدید تر انداز میں رائج تھا جس کا مطالبہ اسلام نے کیا ہے۔ مذکورہ اقوام میں چہرہ اور ہتھیلیوں کا چھپانا بھی لازم تھا یہاں تک کہ بعض اقوام میں عورتوں کا حجاب اور ان کے چہرہ کو چھپانا موضوع نہیں تھا بلکہ عورتوں کو چھپا کر رکھا جانا تھا اور وہ لوگ اس پر بڑی شدت سے عمل پیرا تھے۔

ویل ڈورینٹ جو عام طور سے عورت کی آرائش وزیبائی اور عریانگی سے متعلق کچھ لکھتے وقت خاص انداز اختیار کرتے ہیں، اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

وسطی صدی کے دوران، یہودی اپنی عورتوں کو فاخرہ لباس سے آراستہ کرتے تھے مگر اس بات کی اجازت نہیں تھی کہ وہ سر کھلے، مردوں کے درمیان آجائیں، سر نہ چھپانا وہ جرم تھا جس کے سبب طلاقیں ہو جایا کرتی تھیں تاہم ان کی شرعی و فقہی تعلیمات کی رو سے ایک یہودی کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ کسی ایسے مجمع میں دست بہ دعا ہو جہاں کوئی عورت ننگے سر ہو۔

تصور حجاب عیسائیت میں

یہودیوں اور زرتشتیوں کی طرح عیسائیوں کے یہاں بھی عورتوں کے لئے حجاب ایک ضروری امر سمجھا گیا ہے۔ عیسائی دانشور جرجی زیدان اس سلسلے میں کہتے ہیں اگر حجاب سے مراد بدن کو چھپانا ہے تو یہ اسلام حتی قبل عہد مسیح رائج تھا اور اس کے آثار آج بھی یوروپ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ عیسائیت میں نہ صرف یہ کہ پردہ سے متعلق یہودیوں کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے بلکہ بعض مواقع پر ان سے دو قدم آگے بڑھ کر حجاب پر تاکید کی گئی ہے کیونکہ یہودی شریعت میں شادی اور خاندان کی تشکیل ایک مقدس عمل شمار ہوتا تھا یہاں تک کہ "تاریخ تمدن" نامی کتاب کے مطابق ان کے یہاں بیس سال کے سن تک پہونچتے پہونچتے شادی واجبی امر ہو جاتا تھا جبکہ عیسائیوں کے یہاں کنوارہ رہنا تقدس کی علامت شمار کیا جاتا ہے لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس دین نے جذبات کو برانگیختہ کرنے سے روکنے کے لئے سر سے پیر تک ڈھکنے اور آرائش و زیبائی سے پرہیز کی دعوت دی ہے۔

اس سلسلے میں انجیل میں ہم پڑھتے ہیں: اس طرح عورتیں خود کو لباس حیا اور عفت سے آراستہ کریں نہ کہ زلفوں، اور لباس کو سونے اور مروارید کے مہنگے اسباب سے، چنانچہ وہ عورتیں دینداری کا دعوی کریں جو عمل صالح کی پابند ہوں [۱]۔ اس طرح اے عورتو! اپنے شوہروں کی اطاعت کرو، اور اگر کچھ اطاعت گزار نہ ہوں تو ان عورتوں کے کردار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر یہ مرد تمہاری عفت اور خدا ترسی دیکھیں گے تو تمہاری زینتوں کو تمہارے بالوں اور اچھے لباس میں نہیں ڈھونڈیں گے کیونکہ انسان کا اصلی شرف اس کے دل میں ہے جو غیر فاسد ہو اور خدا کے نزدیک بھی اسی کی قیمت ہے۔ اس لئے کہ وہ مقدس خواتین جو خدا پر بھروسہ کرتی تھیں وہ اپنی زینت کا سامان کرتی تھیں مگر اپنے شوہروں کی اطاعت بھی کرتی تھیں جیسے سارہ جو ابراہیمؑ کی مطیع تھیں اور انہیں ادب سے پکارتی تھیں اور تم سب ان کی بیٹیاں قرار پائی ہو۔

ہماری روایات میں بھی نقل ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا: عورتوں کو دیکھنے سے پرہیز کرو اس لئے کہ ان سے دلوں میں شہوت پیدا ہوتی ہے اور یہی دیکھنے والی نگاہ فتنہ انگیزی کے لئے کافی ہے۔[۲]

حواریین، پوپ اور دوسرے عیسائی مذہبی رہنما کہ جن کے فرمودات عیسائیوں کے یہاں

لازم الاجراء ہوتے ہیں ان کے یہاں پائی جانے والی عیسائی خواتین کی پوشاک سے صاف ہے کہ پردہ ان کے مابین مکمل طور پر رائج تھا۔

حجاب اسلام میں

قرآن کریم میں دس سے زائد آیات میں پردہ اور نامحرم کی حرمت نگاہ کا تذکرہ ہے، ان میں سے بعض کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا۔۳۔

اے رسولؐ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنین عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی چادر کو اپنے اوپر لٹکائے رہا کریں کہ یہ طریقہ ان کی شرافت یا شناخت سے قریب تر ہے۔ اور اس طرح ان کو کوئی اذیت نہ دی جائے گی، اور اللہ نہایت معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

جلاب کے معنٰی سرتاپا ڈھانپ لینے والے لباس کے ہوتے ہیں یعنی عورت کو اپنے پورے بدن کو چھپانا چاہئے تاکہ یہ نازک پھول، سفاک ہاتھوں سے محفوظ رہ سکے۔

آنکھوں کا پردہ

۲۔قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ۴۔

پیغمبر آپ مومنوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں کہ یہی زیادہ پاکیزہ بات ہے اور بے شک اللہ ان کے کاروبار سے خوب آگاہ ہے۔

۳۔ سورہ نور، کی آیت نمبر ۳۱ میں پردہ اور حرمت نگاہ سے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ ۔۔۔ تُفْلِحُون۔ اے رسول مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اپنے بناؤ سنگار کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے اس کا گناہ نہیں ہے اپنی اوڑھنیوں کو اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں، اپنے شوہر یا اپنے باپ داداؤں یا اپنے شوہر کے باپ دادوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہر کے بیٹوں یا بھائیوں اپنے بھتیجوں یا اپنی قسم کی عورتوں لونڈیوں یا گھر کے نوکر جو مرد و عورت ہیں مگر بوڑھے ہونے کی وجہ سے عورتوں سے کوئی مطلب نہیں رکھتے یا وہ کمسن لڑکے جو عورتوں کے پردہ سے آگاہ نہیں ہیں، ان کے سوا کسی پر اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ ہونے دیں اور چلنے میں اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ رکھیں کہ لوگوں کو ان کے پوشیدہ بناؤ

سنگار کی خبر ہو تم سب کے سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ فلاح پا جاؤ۔
اور ذیل کی آیت میں عورتوں کے لئے گفتگو کا پردہ ہے جس کی نامحرم کے مقابل رعایت کی جانی چاہئے:
۴۔ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ ۚ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا۔۵۔
اے زنان پیغمبر! تم اگر تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے مرتبہ کی عام عورت جیسا نہیں ہے لہٰذا کسی آدمی سے لگی لپٹی بات نہ کرنا کہ جس نے دل میں بیماری ہو اسے لالچ پیدا ہو جائے اور ہمیشہ نیک باتیں کیا کرو۔

بوڑھی عورتوں کا حجاب

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔۶۔
اور ضعیفی سے بیٹھ رہنے والی عورتیں جنہیں نکاح سے کوئی دلچسپی نہیں ہے ان کے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اپنے ظاہری کپڑوں کو الگ کردیں بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں اور وہ بھی عفت کا تحفظ کرتی رہیں کہ یہی ان کے حق میں بھی بہتر ہے اور اللہ سب کی سننے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے۔
فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ۔۷۔
اتنے میں دونوں میں سے ایک لڑکی کمال شرم وحیا کے ساتھ چلتی ہوئی آئی اور اس نے کہا: میرے بابا آپ کو بلا رہے ہیں کہ آپ کے پانی پلانے کی اجرت دیدیں پھر جو موسیٰ ان کے پاس آئے اور اپنا قصہ بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ ڈرو نہیں اب ظالم قوم سے تمہیں نجات مل گئی ہے۔

حجاب روایات میں

۱۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "عورتیں ان دروازوں پر نہ جائیں کہ جہاں سے کوچہ وبازار دکھائی دیتے ہوں کیونکہ ان پر مردوں کی نگاہ پڑ سکتی ہے، انہیں سورہ نور سکھاؤ کیونکہ اس سورہ میں زنا کی حرمت اور اس کے انجام اور نامحرم پر نگاہ ڈالنے سے پرہیز کا تذکرہ کیا گیا ہے"۔
۲۔ امیر المومنین حضرت علیؑ نے امام حسنؑ سے اپنی وصیت میں فرمایا: تم اس حجاب کے ذریعے جس کی رعایت تمہاری بیویاں کرتی ہیں، ان کی آنکھوں کو شہوت وحرمت سے باز رکھتے ہو کیونکہ پردہ ان کے اندر مزید استقلال پیدا کرتا ہے عورتوں کو بلاوجہ کثرت سے باہر جانے سے باز رکھو کیونکہ اس میں مفسدہ ہے، اگر ممکن ہو تو ایسا

کرو کہ تمہاری بیویاں تمہارے علاوہ کسی کو نہ پہچانیں اور مردوں کے ساتھ رفت وآمد نہ کریں۔

۳۔ام سلمہ کہتی ہیں : ایک روز ہم اور میمونہ بارگاہ رسالت مآب میں تھے کہ ابن مکتوم جو نابینا تھے آ گئے پیغمبرؐ نے ہم دونوں سے کہا کہ سر ڈھک لو اور اپنے آپ کو اچھی طرح ڈھانپ لو، ہم نے کہا یا رسولؐ اللہ ! ابن مکتوم نابینا ہیں وہ ہم کو نہیں دیکھ سکتے حضور نے فرمایا: کیا تم بھی اندھی ہو اور ان کو نہیں دیکھ سکتیں؟

۴۔ امام رضاؑ نے اپنے ایک صحابی کو لکھے گئے خط میں تحریر فرمایا: عورتوں کے بالوں کو دیکھنا حرام ہے کیونکہ یہ فساد کی وجہ اور سبب بنتا ہے۔

۵۔امام محمد باقرؑ آیت " وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ "عورتیں اپنی زینت آشکار نہ کریں مگر یہ کہ جو از خود ظاہر ہو، اس بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: زینت ظاہر سے مراد جامہ، سرمہ، انگوٹھی، ہاتھوں کے مڑنے کی جگہ، کنگن ہیں، پھر آگے فرمایا: زینت کی تین قسمیں ہیں: ایک سب لوگوں کے لئے اور وہ وہی ہے کہ جس کا ابھی تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ دوسرے زینت محرموں کے لئے وہ گردن بند اور اس کے اوپر اس کے علاوہ بازو بند وغیرہ کی جگہ ہے، تیسرے وہ زینت جو صرف شوہر سے مخصوص ہے (وہ عورت کا پورا وجود ہے۔)

۶۔ امام صادقؑ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: قُلتُ مَايَحِلُّ الرَّجُلُ يَرى مِنَ المرأةِ ! وَاِذَالَمْ يَكُنْ مَحْرَماً؟قَال، وَالكَفانِ والقَدَمان:

ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے پوچھا: مرد کے لئے عورت کے بدن کے کس حصہ پر نگاہ ڈالنا جائز ہے جبکہ وہ اس کا محرم نہ ہو؟ امام صادقؑ نے فرمایا: چہرہ، ہتھیلیاں اور قدم ہاتھوں اور چہروں کا استثنا عدم قصد لذت کی بنیاد پر ہے جیساکہ فقہاکے عملیہ میں درج ہے۔ البتہ بعض فقہا نے دیگر روایات سے یہ استنباط کیا ہے کہ اگر قصد لذت نہ ہو تو بھی مرد کا عورت کے چہرہ اور ہاتھوں کا دیکھنا اور عورتوں کا مردوں کے چہرہ اور ہاتھ کے علاوہ دیکھنا حرام ہے۔

پردہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی نظر میں

پردہ کی اہمیت سے متعلق حضرت فاطمہ زہرا (س) سے چند روایات :

حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اپنے جد حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز ایک نابینا شخص نے اذن ورود مانگا، حضرت فاطمہؑ اٹھیں اور سر ڈھک لیا، حضورؐ نے فرمایا : ان سے کیوں پردہ کر رہی ہو یہ تمہیں نہیں دیکھ سکتے ہیں ! بی بی عالمیان نے فرمایا: وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا ہے مگر میں تو اسے دیکھ سکتی ہوں اور باوجود اس کے کہ نابینا ہونے کی وجہ سے وہ مجھے دیکھ نہیں سکتا لیکن خوشبو تو محسوس کر سکتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تم میرا پارۂ تن ہو۔

ایک دن رسولؐ نے اپنے اصحاب سے پوچھا: عورت کن حالات میں خدا سے سب سے زیادہ قریب ہوتی ہے؟ اصحاب جواب نہ دے سکے۔ یہ سوال جناب سیدہؑ تک پہونچا تو آپ نے فرمایا: عورتوں کا خدا سے قربت کا سب سے مناسب وقت وہ ہے جب وہ اپنے گھر میں ہو (اور خود کو کوچہ و بازار کی زینت نہ بنائے) حضور اکرمؐ نے جب یہ جواب سنا تو فرمایا: فاطمہ میرا جزء ہے۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں: ایک روز رسولؐ اللہ نے ہم سے پوچھا: عورتوں کے لئے سب سے بہتر کام کیا ہے؟ حضرت فاطمہ (س) نے فرمایا: عورتوں کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ نامحرموں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی نامحرم ان کو دیکھے۔ رسولؐ نے ایک بار پھر فرمایا: فاطمہ میرا جزء ہے۔

رسول خدا ﷺ نے علی و فاطمہ علیہما السلام کی شادی کے بعد ان کے درمیان کاموں کو تقسیم کر دیا اور فرمایا گھر کے کام کی ذمہ داری فاطمہ (س) کی ہے اور باہر کے کام علیؑ انجام دیں گے۔

حضرت فاطمہ (س) فرماتی ہیں: کوئی نہیں جانتا کہ میں کتنی خوش ہوں کہ رسولؐ اللہ نے مجھے مردوں کے سامنے آنے سے باز رکھا۔ ایک دن حضرت فاطمہ (س) نے اسماء سے فرمایا: کتنی بری بات ہے کہ مرد ایسے جنازہ کی تشیع میں شرکت کرتے ہیں جس میں عورت کی میت تخت پر رکھی ہوتی ہے اور جب اس کے بدن کو کپڑے سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تو اس کے بدن کے خدوخال ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

اسماء نے فرمایا: جب میں حبشہ میں تھی تو میں نے دیکھا کہ لوگ مردہ کو لکڑی کے ایک تابوت میں لے جاتے تھے۔

چنانچہ جناب اسماء نے درخت خرما کی لکڑی سے ایک تابوت بنایا اور جناب سیدہ کو دکھایا اسے دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئیں اور فرمایا: یہ بہت اچھا ہے اس میں جب مردہ کو لٹایا جائے گا اس پر چادر ڈال دی جائے گی تو معلوم نہیں ہو سکے گا کہ یہ میت مرد کی ہے یا عورت کی۔ لہٰذا مجھے میرے مرنے کے بعد اسی تابوت میں رکھا جائے۔

حوالے جات:

۱۔ انجیل، رسالہ پولس بہ شہوناؤس، باب دوم، فقرہ ۹-۱۵

۲ سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۵۹۶

۳۔ سورۂ احزاب، آیت ۵۹

۴۔ سورۂ نور، آیت ۳۰

۵۔ سورۂ احزاب، آیت ۳۲

۶۔ سورۂ نور، آیت ۶۰

۷۔ سورۂ قصص، آیت ۲۵